

# از عدالتِ عظمیٰ

آستیکار ناگانا تھاراؤ ودیگراں وغیرہ۔

بنام

دی اسسٹنٹ کمشنر اینڈ لینڈ ایکویژن آفیسر ودیگراں وغیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 5 جنوری 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹناک، جسٹس صاحبان]

حصولِ اراضی کا قانون، 1894:

ایئر فورس اسٹیشن کے قیام کے لیے حاصل کی گئی اراضی -- دیوانی عدالت نے معاوضے میں اضافہ کرتے ہوئے فرضی ترتیب کے طریقہ کار کو اپنایا۔ عدالت عالیہ نے اپنائے گئے طریقہ کار کو خارج کر دیا۔ چونکہ حاصل کی گئی اراضی کے علاوہ دوسری اراضی زربازار میں فروخت کے لیے دستیاب نہیں تھی، اس لیے عدالت عالیہ نے طریقہ کار کو صحیح طور پر خارج کر دیا۔ اپیل پر، عدالتِ عظمیٰ کی تجویز کے جواب میں فریقین دفعہ 23 (1 اے) کے تحت قبضہ کرنے سے 30 فیصد سولٹیئم اور 12 فیصد سالانہ اضافی رقم کے ساتھ 45,000 روپے فی ایکڑ پر متفق ہیں۔ اس کے مطابق حکم -- نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے 9 فیصد اور اس کے ایک سال کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ سے 15 فیصد پر سود کا حق -- کرایہ کے طور پر ادا کی جانے والی رقم میں سے زمینی محصول کی کٹوتی نہیں کی جائے گی۔

پبلسٹیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1616-25، سال 1996۔

کرنالک ہائی کورٹ کے 12.11.91 کے فیصلے اور حکم سے ایم ایف اے نمبر 1821، 1769،

1772-73، 1775، 1797-99، 1815 اور 1916، سال 1989 میں۔

ایس ایس جوالی آر کے، آنند سی ایس کوٹھوالے، مس کرن سوری، آر سی مشرا، مس ڈاکٹر میرا  
اگر وال، مس انیل کٹیاری، مس سشما سوری، اے ڈی این راؤ، کے ایچ نوبن سنگھ اور ایم ویر پامو جو د  
فریقین کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا: اجازت دی گئی۔

سامبری (بیگام ہوائی اڈہ)، بالی کنڈری، میونچ میں واقع تقریباً 300 ایکڑ زرعی آراضی 1942 میں  
طلب کی گئی تھی، اس کا قبضہ 1942 میں لیا گیا تھا اور

اور چنگی عدالت نے ایئر فورس اسٹیشن کے قیام کے ذریعے دفاعی مقاصد کے لئے 31 دسمبر 1942  
کی تاریخ مقرر کی تھی۔ حصول اراضی ایکٹ، 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت ان زمینوں کے حصول کا  
نوٹیفیکیشن 24 فروری، 1983 کو شائع کیا گیا تھا۔ حصول اراضی کے افسر (ایل اے او) نے معاوضے کا تعین  
6,000 روپے فی ایکڑ کے حساب سے کیا۔ حوالہ پر، دیوانی عدالت نے فرضی ترتیب کے طریقہ کار کو  
اپناتے ہوئے معاوضے کو بڑھا کر 70,400 روپے فی ایکڑ کر دیا۔ عدالت عالیہ نے ایم ایف اے نمبر  
1821/89 اور بیچ میں دیے گئے تنازعہ فیصلے میں اس کی حمایت میں وجوہات بتاتے ہوئے فرضی ترتیب  
کو برقرار رکھے بغیر معاملات کو واپس کر دیا۔ (جب اراضیوں کو کھلی فروخت کے لیے منجمد کیا جاتا ہے تو  
فرضی ترتیب زیادہ معاوضہ دینے کے لیے ایک مصنوعی آرائش ہوتی ہے)۔ سوال اٹھے گا: کیا حاصل شدہ  
زمین کے علاوہ دیگر زمینیں زر بازار میں فروخت کے لیے دستیاب تھیں۔ 1942 میں، جب قبضہ ایر فیئلڈ  
کے لیے زرعی آراضی کے طور پر لیا گیا تھا، تو زمینوں کو 1942 میں تعمیراتی مقاصد کے لیے فروخت نہیں  
کیا جاسکتا تھا کیونکہ یہ ترتیب کے لیے فرضی تھا۔ لہذا، عدالت عالیہ فرضی ترتیب کے اصول کے اطلاق کو  
خارج کرنے میں درست تھی جو کہ محض ایک قیاس ہے۔

اس حقیقت کے پیش نظر کہ مقدمات طویل عرصے سے زیر التواء ہیں، ہم نے یونین آف انڈیا  
کے وکیل کے ساتھ ساتھ دعوی داروں کو تجویز دی ہے کہ وہ رقم کے بندوبست کے لیے بات چیت  
کریں۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس عدالت کی ہدایات کے مطابق فریقین نے 30 فیصد پر سولٹیسم کے ساتھ  
45,000 روپے فی ایکڑ کی رقم طے کی ہے اور ایکٹ کی دفعہ 23(1-اے) کے تحت 12 فیصد سالانہ  
اضافی رقم کا حق بھی حاصل کیا ہے، جو قبضہ کرنے کی تاریخ سے قابل ادائیگی ہے۔ واحد نقطہ جس پر  
فریقین اتفاق رائے تک نہیں پہنچ سکے وہ سود کی ادائیگی کا حق ہے۔ فاضل سینئر وکیل، شری جوالی کی  
طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ 1942 سے پٹہ کے طور پر کوئی رقم ادا نہیں کی گئی ہے اور اب کہا گیا ہے  
کہ اسے 1975-76 سے 1982 کے لیے جزوی طور پر رقم ادا کی گئی ہے اور اسے پٹہ کی رقم نہیں سمجھا جا

سکتا۔ فریقین کی طرف سے اس بندوبست کے پیش نظر کہ اپیل گزاروں کو واجب الادا معاوضہ 45,000 روپے فی ایکڑ ہے، معاوضے کے تعین کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نتیجتاً، وہ اس شرح پر معاوضے اور 30 فیصد پرسولٹیٹم اور ایکٹ کی دفعہ 23 (I-A) کے تحت 12 فیصد پر اضافی رقم کے بھی حقدار ہیں، جیسا کہ فریقین کی طرف سے اتفاق کیا گیا ہے، قبضہ کرنے کی تاریخ سے جو عدالت نے مقرر کیا ہے۔ 31 دسمبر 1942۔ دوسرے لفظوں میں، دعویدار یکم جنوری 1943 سے دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ تک اضافی رقم کے حقدار ہوں گے۔ غور کے لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اپیل کنندگان کس تاریخ سے سود کے حقدار ہیں۔ اس عدالت میں دائر کیے گئے اضافی بیان حلفی سے پتہ چلتا ہے کہ تحصیلدار نے یونین آف انڈیا کو زمین کے مالکان کو کرایہ کی ادائیگی کرنے اور اسے 1975-76 سے 1981-82 تک کی مدت کے لیے بھیجنے کی ہدایت کی تھی۔ دوسرے لفظوں میں 31 دسمبر 1982 تک انہوں نے 2,60,683.98 روپے کی رقم بھیجنے کی ہدایت کی۔ اس کے مطابق 2 جنوری 1984 کا ڈیمانڈ ڈرافٹ تحصیلدار کو بھیجا گیا۔ اس سے پہلے کی مدت میں ان کے دفتر میں کوئی ریکارڈ دستیاب نہیں تھا۔ اس لیے مذکورہ مدت کی ادائیگی کے لیے کوئی ہدایت نہیں دی گئی۔ ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گا کہ کرایہ کی ادائیگی پہلے کی مدت کے لیے کی گئی تھی یا نہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ تحصیلدار نے لینڈ ریونیو کی مد میں 1,99,815.07 روپے کی کٹوتی کی اور دعویداروں کو کرایہ کی مد میں 46,174.05 روپے کی رقم ادا کی گئی۔ یہ تخصیص واضح طور پر غلط معلوم ہوتی ہے۔ وہ اپیل گزاروں کو کرایہ کے طور پر ادا کی جانے والی رقم سے زمینی محصول میں کٹوتی نہیں کر سکتے تھے۔ نتیجتاً، جواب دہندگان مذکورہ مدت کے لئے 2,60,683.98 روپے تک کا کرایہ ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ تحصیلدار اس کے مطابق ادائیگی کرے گا۔ کل رقم میں سے یہ ایک تسلیم شدہ معاملہ ہے کہ متعلقہ افراد کو 46,174.05 روپے پہلے ہی ادا کیے جا چکے ہیں۔ پہلے سے وصول شدہ رقم کا کریڈٹ دیتے ہوئے بقیہ رقم زمین کے مالکان کو ادا کی جائے گی۔

چونکہ حصول اراضی کے دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 24 فروری 1983 کو شائع ہوا تھا، لہذا اپیل کنندگان اس تاریخ سے ایک سال کے لیے 9 فیصد شرح سود کے حقدار ہیں اور اس کی میعاد ختم ہونے پر وہ 25 فروری 1984 سے جمع کی تاریخ تک 15 فیصد کی ادائیگی کے حقدار ہیں۔

اس کے مطابق، اپیلوں کی اجازت ہے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔ مدعا علیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس حکم کی وصولی کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے بغیر رقم ادا کرے۔

**اپیل منظور کی گئی۔**